حاجیوں کو چند نصیحتیں

حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب مدظلہ
مفتی اعظم پاکستان

ادارۃ المعارف کراچی

فہرست مضامین

❊❊❊

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

حاجیوں کو چند نصیحتیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ، وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا، مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ، وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا، اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِنَّ اَوَّلَ بَیۡتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیۡ بِبَکَّۃَ مُبٰرَکًا وَّھُدًی لِّلۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۹۶﴾ فِیۡہِ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبۡرٰھِیۡمَ ۬ۚ وَمَنۡ دَخَلَہٗ کَانَ اٰمِنًا ؕ وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الۡبَیۡتِ مَنِ اسۡتَطَاعَ اِلَیۡہِ سَبِیۡلًا ؕ وَمَنۡ کَفَرَ فَاِنَّ اللّٰہَ غَنِیٌّ عَنِ الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۹۷﴾ (آل عمران)

حضراتِ علمائے کرام، بزرگانِ محترم اور برادرانِ عزیز!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ؛

ایک یادگار مسجد میں خطاب

یہ میرا سورتی مسجد رنگون میں پہلی بار خطاب نہیں ہے، الحمدللہ میں اس مبارک مسجد میں پہلے بھی دومرتبہ برما میں حاضر ہوکر اپنے بھائیوں سے خطاب کرچکا ہوں۔ یہ وہ تاریخی اور برکت والی مسجد ہے جس میں ہمارے اکابر علماء اور اولیاء اللہ کے بیانات ہوچکے ہیں، حتیٰ کہ حکیم الاُمت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کا خطاب بھی اس مسجد میں ہوا ہے، وہ چھپا ہوا بھی ہے اور اس کے شروع میں لکھا ہوا ہے کہ یہ خطاب فلاں تاریخ، فلاں وقت، سورتی مسجد رنگون میں ہوا۔ تو میرے لئے یہ بڑی سعادت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس یادگار مسجد میں پھر حاضری کی توفیق عطا فرمائی ہے۔

حج پر بیان کرنے کا مقصد

اس وقت میں نے حج سے متعلق آیاتِ قرآنیہ کی تلاوت کی ہے، آپ سوچیں گے کہ حج تو کچھ دنوں پہلے ختم ہوچکا ہے، اس موضوع پر خطاب کا کیا موقع ہے؟ میرے نزدیک یہ حج کے بیان کا بہت اہم موقع ہے۔ میں اس موضوع پر دو وجہ سے خطاب کر رہا ہوں۔ ایک وجہ یہ ہے کہ کچھ مسلمان بھائی حال ہی میں حج سے واپس آئے ہیں، تو اُن کے لئے قرآن وسنت میں جو رہنمائی اور ہدایات ہیں اُن کے لئے کچھ اہم باتیں عرض کروں گا۔ اور دُوسری وجہ یہ ہے کہ جن حضرات نے ابھی حج نہیں کیا، تو حج کی ادائیگی کے لئے ایسا

نہیں کیا جاسکتا کہ آدمی حج سے ایک دن پہلے ارادہ کرلے اور حج ہوجائے۔ حج کے لئے تقریباً ایک سال پہلے سے تیاری اور عزم کرنا پڑتا ہے تب کہیں جا کر آدمی حج کو جاتا ہے، تو ان کے لئے حج کی تیاری کے سلسلے کی کچھ باتیں بھی ہوجائیں۔

اسلام کا ایک عظیم رُکن

حج اسلام کا ایک عظیم اور پانچواں رُکن ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بُنِيَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ: شَهَادَةُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ، وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ، وَحِجِّ الْبَيْتِ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ۔ (متفق علیہ)

ترجمہ:۔ "اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے، ایک اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، اور یہ کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں، اور نماز کو قائم کرنا، اور زکوٰۃ ادا کرتے رہنا اور بیت اللہ کا حج کرنا، اور رمضان المبارک کے روزے رکھنا۔"

جس طرح اس مسجد کے ستون ہیں اور اس کے اُوپر چھت ہے، اسی طرح یہ پانچ اعمال اسلام کے ستون اور رُکن ہیں، بیت اللہ کا حج کرنا بھی اسلام کا ایک عظیم الشان رکن ہے۔

حج کی ایک بہت بڑی فضیلت

جو حضرات حج سے واپس آئے ہیں تو ان کے لئے میں ایک حدیث شریف سناتا ہوں کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

مَنْ حَجَّ لِلّٰهِ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ، رَجَعَ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ۔ (متفق علیہ)

ترجمہ:- "جو شخص حج کرے اور اس میں نہ تو فحش باتیں کرے، نہ گناہ کرے، وہ اپنے گناہوں سے اس طرح پاک ہوکر واپس ہوگا، جیسے آج ہی اُس کی ماں نے اُس کو جنا ہے۔"

اس حدیث سے یہ بات معلوم ہوئی کہ جس آدمی نے حج کی عبادت ادا کی اور اس میں جنسی عمل کی باتیں نہ کیں، حتیٰ کہ اس نے اپنی بیوی سے بھی حالتِ اِحرام میں فحش باتیں نہیں کیں اور ایسا کوئی عمل بھی نہیں کیا جس کو فسق یعنی گناہِ کبیرہ کہا جائے تو وہ گناہوں سے ایسا پاک ہوکر لوٹتا ہے جیسا اس دن پاک تھا جس دن اُس کی ماں نے اُس کو جنا تھا۔

حج کے بعد گناہوں سے بچنے کا اہتمام

جو حضرات حج سے واپس آئے ہیں، میں ان کو مبارک باد پیش کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ ان کا حج مبارک کرے اور قبول فرمائے، آمین! اللہ تعالیٰ نے حج

کرنے والوں کو گناہوں سے پاک کر دیا ہے تو اَب اس بات کی ضرورت ہے کہ وہ اپنے آپ کو گناہوں سے بہت زیادہ بچانے کا اہتمام کریں۔ آج جمعۃ المبارک میں ہم نے دُھلے ہوئے کپڑے پہنے ہوئے ہیں، جب آدمی نئے یا دُھلے ہوئے کپڑے پہنتا ہے تو اسے طبعی طور پر یہ تقاضا ہوتا ہے کہ میرے کپڑے میلے نہیں ہونے چاہئیں اسی طرح اللہ تعالیٰ نے حج کرنے والوں کو گناہوں سے پاک کر کے واپس بھیجا ہے تو ان کو پہلے سے زیادہ اپنے آپ کو گناہوں سے بچانے کا اہتمام کرنا چاہئے، اس لئے وہ اپنی آنکھوں کو، اپنے کانوں کو، اپنی زبانوں کو، اپنے دِل کو، اپنے ہاتھوں کو اور اپنے پاؤں کو اور خصوصی طور پر اپنے پورے سراپا کو گناہوں سے بچانے کا اہتمام کریں۔

گناہوں کی معافی کا طریقہ

آپ کے ذہن میں یہ سوال پیدا ہوگا کہ گناہوں سے بالکل پاک رہنا تو نبی یا فرشتے کا کام ہوتا ہے، کیونکہ نبی، فرشتے معصوم ہوتے ہیں اور اِنسان سے تو کچھ نہ کچھ گناہ ہوتے ہی رہتے ہیں؟ خوب سمجھ لیجئے جو گناہ ہوجائیں اُن کی معافی کا راستہ بھی کھلا ہوا ہے، اور وہ یہ کہ جب بھی گناہ ہوجائے تو فوراً توبہ واِستغفار کرلو۔

أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّأَتُوْبُ إِلَيْهِ۔

آدمی اگر توبہ واِستغفار کرلے تو وہ گناہ معاف ہوجائیں گے اور پھر آدمی ایسا ہوجاتا ہے کہ جس نے گناہ کیا ہی نہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَہٗ۔

ترجمہ:- ’’گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہی ہوجاتا ہے جیسا کہ اُس کا گناہ تھا ہی نہیں۔‘‘

گناہ انسان کو اپنی طرف کھینچتے ہیں

اگر آپ گناہوں سے بچنا چاہتے ہیں تو اُس کا راستہ قرآنِ کریم نے یہ بتلایا ہے کہ:

یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَکُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ ﴿۱۱۹﴾

(التوبۃ)

ترجمہ:- ’’اے ایمان والو! ڈرو اللہ سے اور سچوں کے ساتھ رہو۔‘‘

اللہ تعالیٰ نے اس آیت کے شروع میں فرمایا: ’’یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ‘‘ ’’اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو‘‘۔ اللہ سے ڈرنے کا مطلب یہ ہے کہ چھوٹے گناہوں سے بھی بچو اور بڑے گناہوں سے بھی بچو۔ اب سوال یہاں یہ پیدا ہوتا ہے کہ گناہوں سے بچنا تو مشکل کام ہے، بازار میں نکلتے ہیں تو نامحرم عورتیں نظر آتی ہیں اور آنکھ بہک جاتی ہے، جب موسیقی سنائی دیتی ہے تو اُس سے لذّت اور مزہ آنے لگتا ہے اور کان بہک جاتے ہیں، کبھی زبان سے ناجائز کلمات ادا ہوجاتے ہیں، کبھی ہاتھ کسی نامحرم کو چھو دیتا ہے، کبھی دل کا گناہ

ہو جاتا ہے، تو گناہ طرح طرح کے ہیں، سارا ماحول گناہ آلود ہے۔ گناہ انسان کو اپنی طرف کھینچتے ہیں، گناہوں میں کشش ہے، اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی آزمائش کے لئے گناہوں میں کشش رکھی ہے۔ تو گناہوں سے کیسے بچیں؟

گناہوں سے بچنے کا آسان طریقہ

قرآنِ کریم کا ایک خاص انداز ہے، جب وہ کوئی ایسا حکم دیتا ہے کہ جس پر عمل کرنا بظاہر مشکل ہو تو اُس کے ساتھ آگے یا پیچھے ایک حکم اور دے دیتا ہے جس سے پہلے کام کو کرنا آسان ہو جاتا ہے۔ اسی لئے آگے فرمایا: "وَكُونُوا مَعَ الصّٰدِقِينَ" "اور سچوں کے ساتھ رہو" کہ تم کو گناہوں سے بچنا بڑا مشکل معلوم ہو رہا ہے تو اُس کا جواب یہ ہے کہ ہم آسانی کا راستہ بتا دیتے ہیں کہ سچوں کے ساتھ رہو۔ یعنی ایسے لوگوں کے ساتھ رہو جو عقیدے کے بھی سچے ہیں، زبان کے بھی سچے ہیں، دِل کے بھی سچے ہیں اور جو عمل کے بھی سچے ہیں، یعنی تقویٰ والے اور اللہ سے ڈرنے والے ہیں۔ اگر نیک لوگوں کے ساتھ جڑے رہو گے تو گناہوں سے بچنا آسان ہو جائے گا۔

جو لوگ حج سے واپس آئے ہیں، اب ان کو اپنے آپ کو گناہوں سے بچانا ہے، اور گناہوں سے بچنے کا راستہ یہ ہے کہ دِین دار لوگوں سے اپنا جوڑ قائم کرو، ایسے بزرگ جو تربیت یافتہ اور بقدرِ ضرورت دِین کا علم رکھنے والے ہیں، اُن سے اپنا اصلاحی تعلق قائم کرو۔ اگر وہ مجاز بیعت ہیں تو اُن سے بیعت ہو جاؤ تو بہت اچھا ہے، اگر بیعت نہیں ہو رہے تو ان سے اپنا اصلاحی تعلق تو ضرور قائم

کرو، اُن کے پاس آتے جاتے رہا کرو، ان کی زیادہ سے زیادہ صحبت حاصل کرنے کی کوشش کرو، جب اُن سے ملتے رہوگے تو رفتہ رفتہ دِل میں گناہوں سے نفرت پیدا ہونے لگی گی اور نیکیوں کی طرف رغبت پیدا ہونے لگے گی۔

ایک روشن مثال

تجربہ شاہد ہے کہ اگر آپ کسی سفر میں جارہے ہوں اور آپ کے ساتھ جتنے بھی لوگ ہیں، اُن میں سے کوئی بھی نمازی نہیں ہے تو آپ دیکھ لیجئے گا کہ آپ کے لئے وضو کرنا، نماز پڑھنا اور سمتِ قبلہ معلوم کرنا کتنا مشکل کام ہوگا! اور اگر وہ لوگ حلال وحرام کی بھی فکر نہیں کرتے، حلال مل گیا تو وہ بھی کھالیتے ہیں اور حرام مل گیا تو وہ بھی کھالیتے ہیں، وہ خنزیر کا اور ذبیحہ کے بغیر جو حرام مردار کا گوشت ملتا ہے وہ بھی کھالیتے ہیں اور ہر قسم کا گوشت کھالیتے ہیں تو ایسے لوگوں کے ساتھ حلال گوشت کا کھانا کتنا مشکل ہوگا! اس طرح دِین پر عمل کرنا آپ کے لئے مشکل سے مشکل ہوتا چلا جائے گا۔

اس کے برخلاف اگر آپ کے ہم سفر سارے کے سارے نمازی ہیں، وہ گناہوں سے اور حرام سے بچنے والے ہیں، تو آپ کے لئے وضو کرنا بھی آسان، نماز پڑھنا بھی آسان، سمتِ قبلہ معلوم کرنا بھی آسان اور حلال کھانا بھی آسان ہوجائے گا کیونکہ وہ سب کے سب ایک دُوسرے کے ساتھ نیک کاموں میں تعاون کرنے والے ہوں گے۔ آپ کے لئے اُن کے ساتھ رہ کر گناہ کرنا مشکل ہوجائے گا، جب آپ ایسے لوگوں کے ساتھ رہیں گے تو گناہ کرنا بھی

چاہیں گے تو نہیں کر سکیں گے کیونکہ نیک لوگوں کے ساتھ رہ کر نیکیاں آسان ہو جاتی ہیں اور گناہ کرنا مشکل ہو جاتا ہے، اور بُرے لوگوں کے ساتھ رہ کر نیکیاں کرنا مشکل ہو جاتا ہے اور گناہ کرنا آسان ہو جاتا ہے۔ تو قرآنِ کریم نے یہ نسخہ بتا دیا کہ اگر گناہوں سے بچنا ہے تو اُس کا آسان راستہ یہ ہے کہ اپنے آپ کو اللہ والوں سے جوڑ کر رکھو تو پھر اس طرح گناہوں سے بچنا آسان ہو جائے گا اور اگر پھر بھی کچھ گناہ ہوئے تو فوراً توبہ واِستغفار کی توفیق ہو جائے گی اور جب توبہ واِستغفار کی توفیق ہو گئی تو اللہ تعالیٰ کے ہاں گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

اگر بزرگوں کی صحبت میسر نہ ہو؟

الحمدللہ رنگون میں ماشاءاللہ بزرگوں کے تربیت یافتہ علماء موجود ہیں، اگر کوئی ایسی جگہ ہے جو ایسے بزرگوں سے خالی ہے تو ہماری تبلیغی جماعت بہت اچھا کام کر رہی ہے، اور یہ بات تجربے سے ثابت ہے کہ جو لوگ تبلیغی جماعت کے ساتھ لگ جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اُن کے دِین کی حفاظت ہو جاتی ہے۔

تو خلاصہ یہ ہے کہ اللہ والوں اور نیک لوگوں کے ساتھ جڑو اور ایسے لوگوں سے دوستیاں پیدا کرو جو نیک ہوں، اور جو لوگ خدا اور آخرت سے بے فکر ہیں، اُن سے دوستی نہ بڑھاؤ۔ اپنی دوستی اُن لوگوں سے بڑھاؤ جن کے پاس رہ کر تمہارے دِل میں دِین پر عمل کرنے کے جذبات پیدا ہوں۔

اللہ والوں سے جڑنے کا ایک راستہ اور بھی ہے کہ اُن کی کتابیں مطالعے کے لئے اپنے پاس رکھیں (آپ جس زبان میں پڑھ سکتے ہیں اُس زبان میں ان کی کتابیں آپ کے پاس ہونی چاہئیں) کیونکہ ہر وقت کوئی بزرگ آپ کو میسر نہیں ہوگا کہ آپ ہر وقت اُس کے پاس رہ سکیں تو دُوسرے فارغ اوقات میں ان کی کتابوں کا خود بھی مطالعہ کریں اور اپنے بچوں اور گھر والوں کو بھی مطالعہ کروائیں۔ تو اس طریقے سے بھی بزرگوں کے ساتھ جوڑ مزید مستحکم ہوگا! تو جو حضرات حج کر کے آئے ہیں اُن کے لئے تو یہ بطورِ خاص ایک بات تھی۔

لیکن یہ بات صرف حج کر کے آنے والوں کے لئے نہیں بلکہ سب کے لئے عام ہے کہ گناہوں سے بچیں اور اللہ والوں کی صحبت اختیار کریں۔

کن لوگوں پر حج فرض ہے؟

بہت سے لوگوں پر تو حج فرض ہی نہیں ہوتا کیونکہ حج فرض ہونے کے لئے دو شرطیں ہیں، ایک یہ کہ اُس کے پاس اتنا پیسہ ہو کہ وہ آدمی سواری کر کے حج کو جاسکے اور واپس آسکے، اور دُوسری یہ کہ اتنی صحت ہو کہ وہ اتنا لمبا سفر سواری پر کرسکے، اگر کسی کو حج کے زمانے میں کبھی بھی اتنی صحت نہیں ملی تو وہ کتنا ہی مال دار ہو اُس پر حج فرض نہیں ہوتا، یا کوئی آدمی تندرست تھا مگر کبھی بھی اُس کے پاس اتنے پیسے نہیں ہوئے کہ وہ حج کو جاسکے اور واپس آسکے، تو اُس پر بھی حج فرض نہیں، لیکن اگر کسی بالغ شخص کی ملکیت میں کبھی اتنا پیسہ آیا کہ اگر وہ حج کو پانی کے جہاز سے یا ہوائی جہاز سے یا خشکی کے راستے سے جا کر حج کر کے

واپس آسکتا تھا اگرچہ اُس کے پاس اتنے پیسے نہیں تھے کہ مدینہ طیبہ بھی جا سکے، اُس کے پاس صرف اتنی رقم ہے کہ وہ مکہ معظّمہ، منیٰ، مزدلفہ اور عرفات میں حج کر کے سواری پر واپس آجائے اور اس کی صحت بھی اس سفر کے قابل تھی تو ہر ایسے شخص پر حج فرض ہو گیا۔

ایک اہم مسئلے کی وضاحت

بہت سے لوگ یوں سمجھتے ہیں کہ حج فرض ہو جانے کے بعد اگر ہمارے پاس مال نہیں رہا تو ہم پر حج فرض نہیں رہا۔ یہ بڑی غلط فہمی ہے کیونکہ جب ایک مرتبہ کوئی عبادت فرض ہو جائے تو پھر جب تک اُس کو اَدا نہیں کریں گے تو وہ فرض آپ کے ذمے یوں ہی برقرار رہے گا۔ فرض کیجئے کہ ایک شخص پندرہ یا اَٹھارہ سال کی عمر میں بالغ ہوا اور اُس کے پاس شوال سے لے کر ذُوالحجہ کے شروع تک اتنے پیسے موجود تھے اور اتنی صحت بھی تھی کہ حج کو چلا جاتا لیکن وہ حج کو نہیں گیا، بعد میں جب اُس کی عمر بیس پچیّس سال ہو گئی اور اب اس کے پاس پیسے نہیں ہیں تب بھی اس پر حج فرض ہے، اگر حج ادا نہیں کرے گا تو گناہگار رہے گا۔ یہ ایسا ہی ہے جیسے کسی پر نماز فرض ہوئی، نماز کا وقت آیا اور گزر گیا اور اُس نے نماز نہیں پڑھی لیکن نماز کا فریضہ تو اُس کے ذمے رہا، تو اُس کو چاہئے کہ قضاء نماز پڑھے۔ اسی طرح اگر کسی نے تندرست ہونے کے باوجود رمضان کے روزے نہیں رکھے تو روزوں کا فریضہ اُس پر باقی رہا، اُس کو چاہئے کہ روزوں کی

قضاء کرے۔ اسی طرح حج فرض ہو جانے کے بعد جب تک وہ حج نہیں کرے گا تو اُس کے ذمے یہ فریضہ برقرار رہے گا۔ اسی لئے فقہاء نے لکھا ہے کہ حج کی ادائیگی فی الفور فرض ہے، اگر آدمی کو صحت کے زمانے میں حج کی قدرت ہو جائے تو پھر حج کو مؤخر کرنا گناہ ہے۔

حجِ فرض سے ٹال مٹول

ہم میں بہت سارے لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس اتنے پیسے ہیں کہ ہم حج کر سکتے ہیں لیکن ہمارا فلاں فلاں کام باقی ہے، مکان بنوانا ہے، بچوں کی شادیاں کرنی ہیں، کارخانہ اور کاروبار چل رہا ہے، اُس کے فلاں فلاں کام ہیں، ذرا وہ نمٹ جائیں اگلے سال چلے جائیں گے۔ تو خوب سمجھ لیجئے کہ اگلے سال کے لئے حج کو سخت مجبوری کے بغیر مؤخر کرنا جائز نہیں ہے۔ اگر آپ اگلے سال حج کر بھی لیں گے تو بھی تاخیر کرنے کا گناہ ہوگا۔

حج کی فرضیت کے بعد اُس کی ادائیگی فی الفور واجب ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"جو شخص حج کا ارادہ رکھتا ہو اس کو چاہئے کہ جلدی کرے۔"

(ابوداؤد)

اس سال آپ نے ٹال دیا کہ اس سال بیٹی وغیرہ کی شادی ہونی ہے اس لئے اس سال حج نہیں کرتے اگلے سال کر لیں گے۔ یہ بھی بڑی غلطی ہے

کیونکہ کچھ نہیں پتہ کہ اگلے سال آپ کے پاس پیسے بھی ہوں گے یا نہیں ہوں گے؟ اتنی صحت بھی ہوگی یا نہیں ہوگی؟ زندہ بھی رہیں گے یا نہیں؟ اس واسطے جیسے ہی کسی پر حج فرض ہو جائے تو اُس کو ادا کرنے کی جلد بھرپور کوشش کرنی چاہئے اور اُس میں سستی نہیں کرنی چاہئے۔

حج نہ کرنے والوں کے لئے ایک وعید

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"مَنْ لَمْ يَمْنَعْهُ مِنَ الْحَجِّ حَاجَةٌ ظَاهِرَةٌ اَوْ سُلْطَانٌ جَائِرٌ اَوْ مَرَضٌ حَابِسٌ فَمَاتَ وَلَمْ يَحُجَّ فَلْيَمُتْ اِنْ شَاۗءَ يَهُوْدِيًّا وَّاِنْ شَاۗءَ نَصْرَانِيًّا۔" (دارمی)

ترجمہ:۔ "جس شخص کو حج سے نہ کھلی حاجت مندی روکے، نہ کوئی ظالم حکومت اور نہ کوئی ایسا مرض جس سے وہ سفر کے قابل نہ رہے، پھر وہ حج کئے بغیر مرجائے (تو اللہ کو پروا نہیں ہے) چاہے وہ یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر۔"

جس شخص کو ایسا افلاس اور مجبوری نہیں کہ وہ حج کو نہ جاسکے اور حکومت کی طرف سے بھی ایسی کوئی رُکاوٹ نہیں ہے کہ حکومت نے حج پر جانے سے بالکل منع کر رکھا ہو، اور اس کو کوئی ایسی بیماری بھی نہیں جو حج کے لئے جانے نہیں دیتی، پھر بھی وہ آدمی حج نہ کرے، تو اللہ تعالیٰ کو اس کی کوئی پروا نہیں، چاہے وہ

یہودی ہو کر مرے یا عیسائی ہو کر مرے۔ قرآنِ کریم نے یہی مضمون اس انداز میں ارشاد فرمایا ہے کہ:

اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَکَّةَ مُبٰرَکًا وَّهُدًی لِّلْعٰلَمِیْنَ ﴿۹۶﴾ فِیْهِ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِیْمَ ۚ وَمَنْ دَخَلَهٗ کَانَ اٰمِنًا ؕ وَلِلّٰهِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْهِ سَبِیْلًا ؕ وَمَنْ کَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۹۷﴾ (آل عمران)

ترجمہ:- ”بے شک سب سے پہلا گھر جو (عبادت کے لئے) مقرر ہوا لوگوں کے واسطے یہی ہے جو مکہ میں ہے، وہ برکت والا ہے اور ہدایت ہے جہان بھر کے لوگوں کے لئے۔ اور اس میں نشانیاں ہیں ظاہر جیسے مقامِ ابراہیم، اور جو اس کے اندر آیا وہ امن کا مستحق ہو گیا، اور اللہ کا حق ہے لوگوں پر حج کرنا اس گھر کا جو شخص قدرت رکھتا ہو اس تک پہنچنے کے راستے کی۔ اور جو نہ مانے تو پھر اللہ پروا نہیں رکھتا جہان کے لوگوں کی۔“

حج کا ارادہ کرنے کا فائدہ

جن حضرات پر حج فرض ہے وہ آج ہی سے پکا ارادہ کر لیں اور اس کے لئے کوشش شروع کر دیں، جب کوشش کریں گے تو اِن شاء اللہ کامیابی مل

جائے گی، اور حج کا ارادہ کرنے سے دُوسرا فائدہ یہ ہوگا کہ اگر آپ آج ہی سے ارادہ کرلیں گے تو آپ کو آج ہی سے حج کا ثواب ملنا شروع ہو جائے گا، کیونکہ حدیث میں آتا ہے کہ:

اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ۔

(بخاری بحوالہ ریاض الصالحین ج:۱ ص:۲۵)

ترجمہ:- "تمام اعمال کا دارومدار (انسان کی) نیت پر ہے۔"

بیت اللہ شریف کی عجیب شان

جن حضرات پر حج فرض نہیں لیکن اُن کا بھی دِل چاہتا ہے کہ وہ حج کو جائیں، حج کے لئے ہر مسلمان کا دِل چاہتا ہے، اُس کے ایمان کا تقاضا ہے، اللہ تعالیٰ نے بیت اللہ شریف میں ایسی کشش رکھی ہے کہ دُور بیٹھا ہوا آدمی بھی اس کی کشش محسوس کرتا ہے اور وہاں پہنچ کر تو بیت اللہ کی کشش بالکل سامنے آجاتی ہے اور اس کا احساس واضح طور پر ہوتا رہتا ہے۔

بیت اللہ شریف کالے پتھر کا ایک کمرہ ہے، جس میں کھڑکیاں اور روشن دان بھی نہیں ہیں، اور آرکیٹیکچر کا کوئی بظاہر کمال بھی اُس میں نظر نہیں آتا لیکن اللہ تعالیٰ نے اس میں ایسی کشش رکھی ہے کہ اس کی طرف دِل کھچا چلا جاتا ہے اور اس کو دیکھنے سے آنکھیں کبھی سیر نہیں ہوتیں۔ اگر آدمی اس کو جی بھر کر دیکھنا چاہے تو اُس کو دیکھنے سے انسان کا دِل کبھی نہیں بھرتا اور اُس کا دِل چاہتا ہے کہ اُسے دیکھتا ہی رہے۔

حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دُعا

حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیت اللہ کی تعمیر کے بعد اللہ تعالیٰ سے جو دُعائیں کی تھیں ان میں یہ دُعا بھی تھی کہ:

رَبَّنَآ اِنِّيْٓ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ بِوَادٍ غَيْرِ ذِيْ زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ ۙ رَبَّنَا لِيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ اَفْـِٕدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِيْٓ اِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ ۝۳۷ (ابراہیم)

ترجمہ:- ”اے ربّ! میں نے بسایا ہے اپنی ایک اولاد کو (یعنی اسماعیل علیہ السلام کو اور ان کے واسطے سے ان کی نسل کو) ایک ایسی وادی میں کہ جہاں کوئی کھیتی نہیں تیرے محترم گھر کے پاس، اے ربّ ہمارے! تا کہ یہ قائم رکھیں نماز کو، تو آپ کچھ لوگوں کے دِلوں کو ان کی طرف مائل کر دیجئے، اور ان کو ثمرات (ونتائج) سے کچھ رزق عطا کیجئے تا کہ یہ شکر کریں۔“

یہ دُعا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قبول ہوئی جس کا مشاہدہ مکہ مکرمہ میں ہر شخص کر سکتا ہے۔

عالمِ اسلام میں پھیلے ہوئے مسلمانوں کو شوق ہوتا ہے اور ان کی بھی یہ چاہت ہے کہ ان کو حج کی دولت نصیب ہو جائے۔ ان کے لئے میں دو باتیں

عرض کروں گا، جس سے مجھ کو بہت فائدہ ہوا اور اس سے بہت سے دُوسرے لوگوں کو بھی فائدہ ہوا۔

بیت اللہ شریف کی حاضری کا نسخہ

بیت اللہ شریف کی حاضری کے لئے کوشش کے ساتھ ساتھ دُعا کا بھی اہتمام کرنا چاہئے، قبولیتِ دُعا کے خاص خاص اوقات میں دُعا کی جائے، ہر فرض نماز کے بعد بھی قبولیتِ دُعا کا خاص وقت ہے۔

ایک مرتبہ ہمارے مرشد عارف باللہ حضرت ڈاکٹر عبدالحی صاحب عارفی رحمۃ اللہ علیہ نے بڑے نکتے کی بات ارشاد فرمائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لئے اپنی اُمت سے اذان کے بعد صرف ایک دُعا کے لئے فرمایا:

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّآمَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَآئِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِىْ وَعَدْتَّهٗ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ۔

(بخاری شریف بحوالہ ریاض الصالحین ج:۲ ص:۷۰)

ترجمہ:- ''اے اللہ! اس کامل دُعا کے پروردگار اور قائم ہونے والی نماز کے پروردگار، محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو تو وسیلہ اور بزرگی عطا کر، اور ان کو مقام محمود پر پہنچا، جس کا تو نے اُن سے وعدہ کیا ہے، آپ (کبھی) وعدہ خلافی نہیں کرتے۔''

دیکھئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس اُمت کے لئے کتنی دُعائیں کی ہیں لیکن اپنی اُمت سے اس ایک دُعا کے بارے میں فرمایا کہ تم میرے لئے یہ دُعا کرو۔ حضرت ڈاکٹر صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ یہ اس بات کی علامت ہے کہ دُعا کی قبولیت کا یہ خاص وقت ہے، تو تم اس موقع پر اپنے لئے بھی دُعا کرلیا کرو۔

ہمارے شیخ نے یہ ہمیں ایسا گُر بتلایا کہ الحمدللہ جب اس کی توفیق ہو جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ بڑی بڑی مشکلیں حل کر دیتے ہیں۔ جن حضرات نے ابھی حج نہیں کیا کیونکہ اُن کے پاس اتنے پیسے اور ذرائع نہیں اگرچہ اُن پر ابھی حج فرض نہیں ہوا لیکن اُن کا دِل حج کرنے کے لئے تو بہت چاہتا ہے، تو اس کے لئے عملی کوشش بھی کریں اور دُعا چلتے پھرتے بھی کرتے رہا کریں، خاص خاص اوقات میں بھی دُعا کا اہتمام کریں، اور اذان کے بعد کی دُعا پڑھنے کے بعد بھی بیت اللہ شریف کی حاضری کے لئے دُعا کرلیا کریں۔

حج کے لئے دُعا کی درخواست

حضرت والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کئی مرتبہ حج کے لئے تشریف لے گئے، جب وہاں سے واپس آکر حج کے حالات سناتے تھے تو مجھے بڑی حسرت ہوتی تھی کہ کاش! میں بھی حج کے لئے جاتا، مگر اس وقت تک میرے پاس اتنے پیسے ہی نہیں ہوتے تھے کہ میرے اُوپر حج فرض ہوتا۔

ایک مرتبہ حضرت والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ حج سے واپس تشریف لائے، وہ وہاں کے حالات سنانے لگے تو میں نے عرض کیا کہ میرے لئے دُعا کردیجئے کہ اللہ پاک مجھے بھی حج کرادے۔

حج کے لئے کوشش کرنا بھی ضروری ہے

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ بڑے مہربان اور شفیق باپ تھے، وہ فقیہ الملّت اور ولی اللہ تھے، میں نے اُن سے دُنیا کے لئے دُعا کی درخواست نہیں کی تھی بلکہ حج کے لئے کی تھی۔ اس پر حضرت والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں تمہارے لئے حج کی دُعا نہیں کروں گا! اور یہ بات سنجیدہ ہوکر فرمائی، مذاق میں نہیں فرمائی۔ میں سخت پریشان ہوگیا۔

میں نے ڈرتے ڈرتے وجہ پوچھی تو فرمانے لگے ''تمہیں حج کا شوق نہیں ہے۔''

میں نے کہا کہ مجھے تو حج کرنے کا بہت شوق ہے، جب آپ سے حج کے حالات سنتا ہوں تو تنہائی میں روتا ہوں، اس پر پھر فرمایا کہ نہیں! تمہیں حج کا شوق نہیں ہے، اگر تمہیں حج کا شوق ہوتا تو اس کے لئے کچھ تیاری کرتے! بتاؤ تم نے کچھ حج کی تیاری کی؟ تم نے کتنے پیسے جمع کیے؟ میں نے کہا کہ میں نے تو کوئی پیسے جمع نہیں کیے، کیونکہ اس زمانے میں میری ڈیڑھ سو روپے پاکستانی تنخواہ تھی اور میری ایک بچی بھی تھی۔ میں نے عرض کیا ''ان پیسوں میں کیسے تیاری کرتا؟''

فرمایا ’’کیا تم مہینے میں ایک روپیہ بھی نہیں بچا سکتے تھے؟‘‘

میں نے عرض کیا ’’اتنا تو بچا سکتا تھا‘‘ فرمایا ’’بتاؤ! تم نے کتنے روپے جمع کئے؟ اگر تمہیں حج کا شوق ہوتا تو تمہاری جتنی قدرت تھی اتنے روپے تو ضرور جمع کرتے!‘‘

بڑی بہن کے حج کے شوق کا واقعہ

اس کے بعد حضرت والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ہماری سب سے بڑی بہن کا واقعہ سنایا۔ ان کی زندگی زیادہ تر بڑی غربت اور افلاس میں گزری تھی، ان کا اڑتالیس سال کی عمر میں کراچی ہی میں انتقال ہو گیا۔

ان کے بارے میں فرمایا کہ جب تمہاری بہن کا انتقال ہوا تو اُس کے سامان میں سے ایک بٹوا نکلا، اُس بٹوے کے اندر پینتیس روپے تھے اور یہ پرچہ پڑا ہوا تھا کہ یہ پیسے حج کے لئے ہیں۔ اُس بچاری کو شادی کے بعد جتنے سال ملے تھے اُن میں اُس نے ایک ایک آنہ، دو دو پیسے کر کے یہ پینتیس روپے حج کے لئے جمع کئے تھے۔

اللہ تعالیٰ نے اُن کا پینتیس (۳۵) روپے میں حج کرا دیا۔ وہ اس طرح کہ حضرت والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں پچھلے سال جب حج کے لئے گیا تو اس کے پینتیس روپے ساتھ لے گیا تھا، اس کے اُوپر حج فرض تو نہیں تھا لیکن حج کا شوق بہت تھا، تو اس کا نفلی حج وہیں سے بھی کرایا جا سکتا تھا

اس لئے میں نے وہیں مکہ معظّمہ کے رہنے والے ایک آدمی کو وہ حج کے پیسے دے دیئے کہ تم میری بیٹی کی طرف سے حج کرلو، اس وقت منیٰ، عرفات اور مزدلفہ کا خرچہ پینتیس روپے کے اندر اندر ہوجاتا تھا، اس طرح اللہ پاک نے اُن کا حج کرادیا۔

استطاعت نہ رکھنے والے کیا کریں؟

جس نے حج کا ارادہ بھی کر رکھا تھا اور کوشش بھی کی ہوئی تھی، یعنی اُس کے بس میں جتنی قدرت تھی اُس نے پوری قدرت خرچ کر ڈالی تھی، اس طریقے سے اللہ تعالیٰ نے اُس کے مرنے کے بعد اُس کا حج کرادیا۔ جو شخص پوری کوشش کرلیتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ اُس کو حج سے مایوس نہیں کرتے اور حج کرادیتے ہیں۔

میں یہ نسخہ ہر سال لوگوں کو سنادیتا ہوں، اور اس نسخے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے بہت سارے لوگوں کو اسی طریقے سے حج کرایا، چنانچہ الحمدللہ میرا خود بھی یہی معاملہ ہوا، میں نے اسی نسخے پر عمل کیا اور اللہ پاک نے اُس کے اگلے سال میرا حج کرادیا۔

نفلی حج کا شوق رکھنے والوں کو مشورہ

حجِ مقبول کا ایک خاصہ ہے کہ جب ایک مرتبہ آدمی حج کو چلا جاتا ہے تو اُس کا بار بار جانے کا جی چاہتا ہے، تو ایسے لوگوں کے لئے میرا مشورہ یہ ہے کہ

اب وہ حج نفل کریں گے تو انہیں ثواب تو ضرور ملے گا لیکن مجھے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے اُمید ہے کہ ان کو اُس سے بھی زیادہ ثواب ایک اور طریقے سے مل سکتا ہے، وہ یہ کہ ہمارے معاشرے میں بہت سارے لوگ ایسے ہیں جنھوں نے خود اپنا تو حجِ فرض ادا کرلیا ہے لیکن اُن کی بیوی پر حج فرض ہے اور اُس نے ابھی تک حج نہیں کیا، بیوی کے پاس اتنے پیسے بھی نہیں ہیں کہ وہ شوہر یا کسی محرَم کا خرچہ اُٹھا کر اُس کو اپنے ساتھ حج کے لئے لے جاسکے تو ایسی بچاری عورتیں حج سے محروم رہ جاتی ہیں۔ آپ ایسے لوگوں کو اپنے نفلی حج کی رقم دے دیں جن کی بیوی نے اپنا حجِ فرض ادا نہیں کیا، یا اُس کی کسی اور رشتہ دار محرَم خاتون نے اپنا حجِ فرض ادا نہیں کیا، جیسے ماں، بہن، بیٹی، پھوپھی، خالہ وغیرہ۔ وہ شخص آپ کی طرف سے نفلی حجِ بدل ادا کرے گا تو اس طرح سے آپ کو تین حجوں کا ثواب ملے گا، ایک اُس عورت کے حج کا ثواب جس پر حج فرض تھا، دُوسرا اُس شخص کے حج کا ثواب جس کو آپ نے پیسے دے کر بھیجا ہے، اور ایک اپنے نفلی حج کا ثواب، اِن شاء اللہ تعالیٰ۔

میں یہ مشورہ اس لئے دیا کرتا ہوں کہ اس طریقے سے بہت سارے لوگوں کی ضرورت پوری ہوجائے گی، اور دُوسری بات یہ ہے کہ آج کل مکہ مکرّمہ میں ہجوم اور رَش بڑھتا جارہا ہے جس کی وجہ سے وہاں کتنی ہی موتیں ہر سال ہوجاتی ہیں۔ اس سال تو الحمدللہ ایسے واقعات پیش نہیں آئے۔ وہاں اتنا ہجوم بڑھ گیا ہے کہ بہت سارے لوگ مزدلفہ پہنچ نہیں پاتے، حجِ فرض ادا کرنے

والوں کے لئے حج کرنا مشکل ہوگیا ہے، تو اس طرح اگر آپ آئندہ نفلی حج کے لئے خود جانے کی بجائے کسی ایسی خاتون کے محرَم کو اپنے نفلی حج کا خرچہ دے دیں جس کے اُوپر حج فرض ہے اور اُس خاتون کے پاس اتنی رقم نہیں ہے کہ محرَم کو اپنے ساتھ لے جاسکے، اور اُس محرَم سے کہہ دیں کہ وہ آپ کی طرف سے نفلی حج بدل کردے بشرطیکہ وہ محرَم اپنا حجِ فرض پہلے ادا کرچکا ہو، تو اس طرح آپ کی طرف سے نفلی حج ہوجائے گا اور اُس خاتون کا حجِ فرض ادا ہوجائے گا۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ نیت بھی کرلیں کہ حجِ فرض ادا کرنے والوں کو سہولت ہوجائے تو اس طرح آپ کو نفلی حج سے کئی گنا زیادہ ثواب مل جائے گا۔

بیان کا خلاصہ

چار قسم کے حضرات کے لئے میں نے یہ معروضات پیش کی ہیں، ایک وہ حضرات جو ابھی حج کرکے پاک صاف ہوکر آئے ہیں، وہ گناہوں سے مزید بچنے کا اہتمام کریں اور اللہ والوں کے ساتھ جڑیں۔ دُوسرے وہ حضرات جن پر حج فرض ہے اور انہوں نے ابھی تک ادا نہیں کیا تو وہ اس کے لئے دُعا بھی کریں اور آج ہی سے عزم کرلیں اور اس کے لئے کوشش شروع کردیں تو ان کو اسی وقت سے ثواب ملنا شروع ہوجائے گا، اور کوشش کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ کبھی محروم نہیں کرتے۔ تیسرے وہ حضرات بھی اس طریقے پر عمل کریں جن پر حج فرض نہیں مگر وہ حج کا شوق رکھتے ہیں۔ چوتھے وہ حضرات جنھوں نے اپنا حجِ فرض ادا کرلیا لیکن اُن کا نفلی حج کرنے کو دِل چاہتا ہے تو وہ کسی ایسی خاتون کے

محرم سے اپنا نفلی حج بدل کروالیں جس خاتون پر حج فرض ہے تاکہ وہ خاتون اپنے محرم کے ساتھ اپنا حجِ فرض ادا کرلے۔ مگر شرط یہ ہے کہ وہ محرم اپنا حجِ فرض پہلے ادا کر چکا ہو۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ان نصیحتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم سب کو حجِ مبرور و مقبول عطا فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَآ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

حج کے بعد
زندگی کیسے گزاریں؟

حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب مدظلہ

ادارۃ المعارف کراچی ۱۴

دینی مدارس کی تعلیمی پالیسی

حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب مدظلہ

ادارۃ المعارف کراچی

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا

حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب مدظلہ

ادارۃ المعارف کراچی ۱۴

جنّت کا آسان راستہ

شُکر، صبر، اِستغفار، اِستعاذہ

حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب مدظلہم

اِدارۃُ المعارف کراچی ۱۴

رفیقِ حج

حج کے بعد
زندگی کیسے گزاریں؟
ادارۃ المعارف کراچی

دینی مدارس
کی تعلیمی پالیسی

جنت کا آسان راستہ
صبر
شکر
استغفار
استعاذہ